Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے
جلد ۶۷/۳۲ | ۹ رمضان ۱۳۹۸ھ، ۱۵ ظہور ۱۳۵۷ہش، ۱۵ اگست ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۸۶

رپورٹ نمبر ۱۲ — ۱۷ تا ۲۳ جولائی ۱۹۷۸ء

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

مجالس علم و عرفان میں بصیرت افروز ارشادات، ۲۱ جولائی کے خطبۂ جمعہ کا خلاصہ

یورپ کے بعض ملکوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ اور اس کے متعلق خاص دعا کی تحریک

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے)

حضور کے قیامِ انگلستان کی ۱۷ تا ۲۳ جولائی کی روداد ذیل میں تحریر ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حکم و عدل ہیں

حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ ۱۹ جولائی تا ۲۲ جولائی روزانہ مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد فضل لندن میں جمع کر کے پڑھانے کے بعد احبابِ جماعت میں رونق افروز رہ کر انہیں اپنے ارشادات اور قیمتی نصائح سے نوازتے رہے۔ ان مجالس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کی اہمیت کو حضور علیہ السلام کی اپنی تحریرات کی روشنی میں واضح کیا۔

حضور نے فرمایا بعض احمدی دوست عدم علم یا پوری طرح تربیت نہ ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو صحیح طور پر نہیں پہچانتے۔ آپ نے فرمایا دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم اور عدل ٹھہرایا ہے اور اس کا احادیث صحیحہ میں واضح اعلان فرمایا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حکم اور عدل کی حیثیت میں خود یہ اعلان فرمایا ہے کہ آپ نے قرآن کریم کی جو تفسیر بیان کی ہے یا قرآن کریم کی جو تفسیر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اس کی تشریح کی ہے، وہ ہمیں ماننی پڑے گی۔ اگر کسی حدیث کے متعلق آپ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے تب بھی ماننا پڑے گا کہ یہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے بعض ایسے اصول بیان فرمائے جو کسی بھی حدیث کی صحت و اصابت معلوم کرنے کے لئے بہترین ذریعہ ہیں۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ حکم اور عدل ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علمِ لدنی عطا فرمایا ہے اس لئے ہم مانتے ہیں کہ آپ کے کلام میں نہ تو کوئی بات قرآنی تعلیم کے خلاف ہے اور نہ کسی صحیح حدیث یا سُنّتِ خیر الانام کے خلاف ہے۔

مجدّدیت اور خلافت

حضرت صاحب نے فرمایا جہاں تک ہر صدی کے شروع میں مجدّد آنے کا سوال ہے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم نے مجدّد کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ خلافت کا ذکر کیا ہے۔ مجدّد کا لفظ حدیث میں آتا ہے وہ بھی اس معنی میں کہ ہر صدی میں ایک، دو یا کئی لوگ تجدیدِ دین کا کام کریں گے۔ اسلام نے تجدیدِ دین کیلئے کسی ایک شخص پر حصر نہیں کیا بلکہ مَنْ کا لفظ بول کر اس میں وسعت اور کثرت کا مفہوم پیدا کر دیا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں بھی اپنے دعویٰ اور مقام کو محکمات کے رنگ میں بیان کیا ہے وہاں مجدد کی بات خلافت کی بحث میں کی ہے کیونکہ قرآن کریم میں خلافت کا ذکر ہوا ہے مجددیت کی بات نہیں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس طرح اُمّتِ موسویہ میں خلفاء کا سلسلہ جاری ہوا تھا ویسے ہی اُمّتِ محمدیہ میں بھی جاری ہو گا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خلفائے بنی اسرائیل نبی بھی ہوتے تھے لیکن اُمّتِ محمدیہ کے خلفاء "عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ" کی رُو سے ولایت کے مقام کو حاصل کرتے تھے مگر خود نبی نہ ہوتے تھے سوائے مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کے جس کے متعلق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کہا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ ہزار ہا اولیاء مجددین اور مقربینِ الٰہی جو اُمّتِ محمدیہ میں گزرے ہیں آپ اُن میں سے ایک ہیں بلکہ آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمّت میں تیرہ خلفاء ہوئے ہیں اور ان میں سے تیرھویں (باقی صفحہ ۶ پر)

فرینکفورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

حضور سے لجنہ اماء اللہ اور مقامی جماعت کی علیحدہ علیحدہ اجتماعی ملاقاتیں

ربوہ ۱۴ اگست۔ فرینکفورٹ سے بذریعہ کیبل گرام آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۱ اگست کی شام کو مغربی جرمنی میں ہیمبرگ سے فرینکفورٹ پہنچنے کے بعد ۱۲ اگست کو مقامی لجنہ اماء اللہ اور مقامی جماعت کے ساتھ علیحدہ علیحدہ اجتماعی ملاقاتیں کرنے اور کئی گھنٹے تک انہیں بصیرت افروز ارشادات سے نوازنے میں ازحد مصروف رہے۔ اسی روز جرمن باشندوں کی ایک بڑی جماعت نے بھی حضور سے علیحدہ ملاقات کی۔ اس ضمن میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے جو کیبل گرام موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

"فرینکفورٹ ۱۳ اگست حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

۱۲ اگست ہفتہ کے روز حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ نے فرینکفورٹ کی مقامی لجنہ اماء اللہ کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا اور انہیں بیش قیمت ہدایات اور نصائح سے سرفراز فرمایا۔ بعد ازاں مقامی جماعت نے حضور ایدہ اللہ سے اجتماعی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے اس ملاقات میں ان سے دو گھنٹہ تک خطاب فرمایا اور آخر میں جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اسی روز شام کو حضور نے تیس کے قریب جرمن باشندوں کو ملاقات کا موقع عطا کیا اور ان سے باتیں کیں۔ (مرزا انس احمد)"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو، قدم قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازے، روح القدس سے مدد کرے اور حضور کے اس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

ربوہ میں یومِ استقلال اہتمام کیساتھ منایا گیا

ربوہ ۱۵ اگست۔ کل ۱۴ اگست کو ربوہ میں پاکستان کے یومِ استقلال کی تقریب خاص اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید، وقفِ جدید اور دیگر تمام ادارہ جات میں تعطیلِ عام رہی۔ نمازِ فجر کے بعد ربوہ کی تمام مساجد میں پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئیں۔ سورج طلوع ہونے پر دفاتر پر اور بہت سی دیگر عمارتوں پر لوائے پاکستان لہرایا گیا۔ بہت سے گھروں پر بھی انفرادی رنگ میں پاکستانی جھنڈے لہرائے گئے۔ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام نوجوانوں اور بچوں کے مختلف میچوں اور کھیلوں کا اہتمام بھی کیا گیا جنکے اختتام پر مٹھائی تقسیم کی گئی۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں تیرہ خلفاء ہوئے ہیں اور تیرھویں خود مسیح موعودؑ ہیں اور آپ کے بعد اس سلسلہ میں اور کوئی مجدّد نہیں ہے اور نہ کوئی امام ہے اور نہ کوئی مسیح ہے۔ آپ سے پہلے کے مقربین الٰہی میں سے کسی کے سپرد یہ کام نہیں ہوا کہ وہ ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کرے اور غلبۂ اسلام کے لئے جانی اور مالی جہاد کرے

امام آخرالزمان کے متعلق بشارت

جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ کن معنوں میں نبی آسکتا ہے اور کن معنی میں نہیں آسکتا حضور نے فرمایا اُمّتِ مسلمہ میں صرف وہ نبی آسکتا ہے جس کی بشارت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہو اور ہمارے علم میں صرف ایک کی بشارت دی گئی ہے اور اس کے متعلق چار دفعہ نبی اللہ کہا گیا ہے۔ قرآن کریم کی رُو سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مثیلِ موسیٰؑ تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمّت کے آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے تھے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے آخر میں مسیح موعود علیہ السلام آئے ہیں۔ اس لحاظ سے حضور علیہ السلام نے بار بار اعلان فرمایا ہے کہ آپ آخری خلیفہ ہیں، آخری مسیح ہیں، آخری مجدّد ہیں اور امام آخرالزمان ہیں۔ آپ مجدّد صدی بھی ہیں اور مجدّد الفِ آخر بھی۔ قیامت تک کی جو صدیاں ہیں اُن میں بھی آپ کی تجدید دین اور اشاعت اسلام کا کام پھیلا ہوا ہوگا اسلئے آپ نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ آپ کے بعد اب کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو آپ کے لئے بطور ظِلّ کے ہو۔ آپ سے علیحدہ ہو کر اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور رحمتوں کو حاصل کرلے گا تو وہ غلطی خوردہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ مقام فنافی الرسولؐ ہونے کی وجہ سے ملا ہے۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس درجہ محبت کی اور آپ کی اس رنگ میں پیروی کی کہ آپ کے وجود میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل پرتو جلوہ گر ہوگیا۔ اسی لئے آپ نے فرمایا ؏

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

خطبہ جمعہ

۲۱ جولائی کو حضور نے نماز جمعہ مسجد فضل لندن میں پڑھائی اور ایک نہایت ہی ضروری اور اہم موضوع یعنی میاں بیوی کے تعلقات اور ان کے دُور رس اثرات پر بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

حضور نے فرمایا اسلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جہاں تک دینی اور روحانی ترقیات کا سوال ہے اس نے مرد اور عورت میں کوئی فرق روا نہیں رکھا۔ رضائے الٰہی کے حصول کے دروازے جس طرح مردوں پر کھلے ہیں اسی طرح عورتوں پر بھی کھلے ہیں البتہ یہ صحیح ہے کہ دونوں کی ذمہ داریاں مختلف اور دائرہ ہائے کار الگ الگ ہیں۔ اسلامی تاریخ میں ایسی کئی مسلمان خواتین کا ذکر کیا گیا ہے جو مقربات الٰہیہ، مستجاب الدعوات اور اسلام کا بہترین نمونہ تھیں۔ اُن کے دل میں خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کا ویسے ہی جذبہ کارفرما تھا جیسے مردوں کے دلوں میں تھا۔ خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے میں وہ مردوں سے پیچھے نہیں رہتی تھیں بلکہ بعض دفعہ تو وہ بہت سے مردوں سے بھی آگے نکل جاتی تھیں۔

حضور نے فرمایا اس کائنات میں نر اور مادہ کا نظام قائم ہے۔ انسان کے اندر بھی یہ نظام ازدواجی رشتے کی صورت میں قائم ہے۔ قرآن کریم نے اس رشتے کو کھیتی سے تعبیر کیا ہے۔ مرد کی حیثیت اس کھیتی میں ایک اچھے بیج کی ہے یعنی اچھی کھیتی تبھی پیدا ہوتی ہے جب بیج اچھا ہو اور کھیتی کے حقوق پورے کئے جائیں۔ عورت کو معاشرہ میں اس کا صحیح مقام حاصل کرنے کے لئے اُسے جس چیز کی ضرورت ہے وہ اس کو مہیا کی جائے تاکہ وہ ایک اچھی ماں بن سکے۔ اسکے دامن تربیت میں بچے عمدہ تربیت پائیں اور با اخلاق انسان بنیں۔

حضور نے فرمایا قوّام ہونے کی حیثیت میں مرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ باہر نکل جائے اور اپنی اور اپنی بیوی بچوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کما کر لائے۔ عورت کا کام گھر سنبھالنا اور بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہے۔ جس کے لئے اُسے خود دین کا علم ہونا ضروری ہے۔ اگر وہ خود دیندار اور شائستہ مزاج نہ رکھتی ہوگی تو اولاد کی کما حقہٗ تربیت نہ کرسکیگی۔ غرض میاں بیوی کی ذمہ داریوں اور اُن سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کے لئے اسلام نے واضح تعلیم دی ہے۔ اسی طرح هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ کہکر ایک دوسرے کی عزت اور احترام، تقدس اور وقار قائم کرنے کی تعلیم دی گئی ہے جس طرح لباس انسان کے ستر کو ڈھانپ دیتا ہے اور اُس کی زینت کا باعث بنتا ہے اسی طرح خاوند اور بیوی کا رشتہ بھی ایک دوسرے کی کمزوریوں کو ڈھانپنے اور ان کی زینت کو بڑھانے اور عزت اور وقار کو قائم کرنے کا ذریعہ ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین مرد وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرتا ہے اور اس کے حقوق پورے کرتا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے بحیثیت انسان عزت اور احترام کا جو مرتبہ مرد کو دیا ہے ویسا ہی درجہ عورت کو بھی دیا ہے۔ عورت کی عزت اور احترام کرنا مرد کی ذمہ داری ہے اسی طرح بیوی کا یہ فرض ہے کہ وہ بھی مرد کی عزت اور احترام کرے اور یک رنگ اور یک جان ہو کر زندگی گزاریں تاکہ ان کے ماحول میں سکون اور اطمینان اور خوشحالی پیدا ہو اور اُن کے بچوں پر بھی اچھا اثر پڑے۔ وہ اچھی عادتیں اختیار کریں۔ نیک تربیت حاصل کرکے اسلامی معاشرہ کا بہترین وجود ثابت ہوں۔

حضور نے فرمایا اگر کبھی میاں بیوی کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے اور تلخی راہ پا جائے تو اسلام نے ابتدائی طور پر اس کے تدارک کے لئے یہ حکم دیا ہے کہ میاں اور بیوی دونوں کی طرف سے ایک ایک ثالث مقرر کیا جائے جو دونوں کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کریں۔ اس پر بھی اگر حالات نہ سُدھریں اور نباہ ممکن نہ رہے تو پھر طلاق یا خلع کا حق دیا ہے جسے نہایت حزم و احتیاط اور عزت و آبرو کے ساتھ استعمال کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

حضور نے خطبہ کے آخر میں فرمایا بیرون ملک خصوصاً انگلستان میں جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد اور بعض ازدواجی تنازعات کے پیشِ نظر میں چاہتا ہوں کہ انگلستان میں بھی قضاء کا مستقل محکمہ قائم کردیا جائے۔ جس طرح مرکز سلسلہ کا محکمہ براہِ راست خلیفۂ وقت کے ماتحت کام کرتا ہے اسی طرح یہاں بھی وہ براہِ راست خلیفۂ وقت کے ماتحت کام کرے۔ میں یہاں کے کسی دوست کو قاضی مقرر کردوں گا تاکہ احباب جماعت اسلامی تعلیم کے مطابق اپنے فیصلے پیار اور محبت سے طے کرلیا کریں اور ازدواجی معاملات میں بھی اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اسلامی معاشرہ کا ایک عمدہ نمونہ بن جائیں۔

شام کی سیر

مورخہ ۱۸ جولائی شام چھ بجے حضور مع قافلہ New Such (نان سچ) پارک میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اس پارک کا ایک بڑا حصہ لمبا گھاس ہے۔ اصل پارک ایک پُرانی لیکن بہت وسیع عمارت کے سامنے واقع ہے۔ اِس خوبصورت پارک میں مور بھی تھے جو اس کے سبزہ زاروں، درختوں اور پھولوں کی رنگینیوں میں دلکش اضافہ کر رہے تھے۔ حضور نے یہاں خاصی دیر تک چہل قدمی فرمائی۔ اس سیر میں مکرم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، مرزا لقمان احمد سلمہ اللہ، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور چوہدری رشید احمد صاحب بھی شامل تھے۔

اگلے روز حضور ایدہ اللہ مع قافلہ Magna Carta Memorial دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ۱۲۱۵ء میں پہلی دفعہ کنگ جان (King John) نے قانون کی حکمرانی میں علم آزادی بلند کیا تھا اور آزادی کا ایک دستور مرتب کیا تھا۔ یہ دستور جو کئی شقوں پر مشتمل ہے مع اصل (فوٹو سٹیٹ) ایک تختی پر آویزاں ہے۔ اس یادگار کو امریکن بار ایسوسی ایشن نے قائم کیا ہے۔ یادگار دیکھنے کے بعد یہاں قریب ہی دریائے ٹیمز کے کنارے حضور نے تھوڑی دیر تک چہل قدمی فرمائی اور پھر واپس مشن ہاؤس تشریف لائے۔ اس روز مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب مع بیگم صاحبہ، برادرم صلاح الدین ایوبی صاحب اور مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ بھی حضور کے ساتھ شریک سیر رہے۔

یورپ کے ملکوں کا دورہ اور دعا کی تحریک

۲۳ جولائی کو حضور دن بھر بلکہ رات گئے تک اہم جماعتی اور دینی امور سرانجام دینے میں بیحد مصروف رہے۔ درمیان میں بعض احباب کو حضور نے انفرادی ملاقات کا بھی شرف بخشا۔ نماز مغرب اور عشاء جمع کرکے پڑھائیں اور پھر احباب کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا صبح یورپ کے بعض ملکوں کے دورہ پر روانگی ہے اللہ تعالیٰ اس دورے کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اس سفر میں ایک تو اپنے مشنوں کا دورہ کرنا ہے اور جن ملکوں میں ابھی تک مشن قائم نہیں ہوسکے وہاں تبلیغی مراکز کے قیام کا جائزہ لینا ہے اور مساجد کے واسطے زمین حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنی ہے۔ صد سالہ جوبلی منصوبہ کے ماتحت یورپ کے باقی ملکوں میں بھی اسلام کی تبلیغ کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے مراکز کا قیام ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی تعداد میں اور کام میں پھیلاؤ پیدا کر رہا ہے کسی زمانے میں ایک ہزار کی تعداد میں کتاب شائع کرنا مشکل تھا اب خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں کی تعداد میں کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے نفوس میں بھی برکت ڈالتا ہے اور اموال میں بھی برکت ڈالتا ہے۔

حضور نے فرمایا دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خیریت سے رکھے اور اس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ یہاں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی احباب جماعت خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہیں اور الٰہی فضلوں اور برکتوں کے مورد ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ یورپ کے باقی ملکوں میں بھی تبلیغ اسلام کی راہیں کھول دے اور اسلامی مراکز اور مساجد کے قیام میں روکیں دور کردے۔ قرآن کریم کے تراجم کا کام خصوصاً فرانسیسی زبان میں ترجمہ قرآن کریم جلد شائع کرنے کے سامان پیدا ہوں۔ انگریزی کے بعد فرانسیسی ترجمہ کی ضرورت کو بعض اسلامی اور افریقی ملکوں میں بہت زیادہ محسوس کیا جا رہا ہے ضمناً حضور نے لندن مشن کے متعلق بھی فرمایا کہ آئندہ پانچ دس سال کے بعد موجودہ مشن ہاؤس جماعت کی ضرورتوں کو پورا نہ کرسکے گا اللہ تعالیٰ اس کی توسیع کے سامان پیدا کرے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیحؑ کی دعوت — کنعان سے کشمیر تک

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب، لاہور

قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی دعوت اور ان کا مشن صرف کنعان کے یہود تک محدود نہیں تھا بلکہ وہ رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ تھے۔ ان کو مخاطب کرتے ہوئے یٰبَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ کہا گیا یعنی بنی اسرائیل کے سارے اسباط ان کے مخاطب تھے۔ یہ بھی وضاحت کر دی کہ بنی اسرائیل کے بارہ اسباط تھے جو کہ زمین کی پہنائیوں میں منتشر ہو گئے۔

ایرانی بادشاہ نے انھیں وطن سے نکال کر جگہ جگہ پھیلا دیا تھا۔ (اعراف آیات ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۷، ۱۶۸) اسی طرح بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بشارت تھی کہ جہاں بھی ہوں گے بابرکت ہوں گے۔ لوگ ان سے برکتیں حاصل کریں گے (مریم ۳۱)

پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک طائفہ ان پر ایمان لے آیا اور دوسرے نے انکار کر دیا۔ بالآخر مومن غالب آ گئے (الصف ۱۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خصوصی مشن یہ تھا کہ آپ نے قوم کو اس عظیم الشان رسول کی قبولیت کے لئے تیار کرنا تھا جو ان کے بعد آنے والا تھا اس کا نام احمد ہوگا (الصف: ٦)

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشن صرف وطن تک محدود نہیں تھا جہاں بنی اسرائیل کے چند خاندان آباد تھے بلکہ ان سب قوموں تک بھی آپ نے پیغام حق پہنچانا تھا جو کہ اس عہد میں عراق، فارس، افغانستان اور کشمیر میں منتشر تھے۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ صرف یہود آپ کے مخاطب تھے۔ ہر جگہ بنی اسرائیل کا لفظ آیا ہے جو کہ وسیع تر ہے۔ اسی نسبت سے بارہ قبائل کے مطابق بارہ حواری چنے گئے۔ بائبل میں صاف لکھا ہے کہ بنی اسرائیل بلاد شرقیہ میں ہند تک پھیلے ہوئے تھے جس مملکت کے سب صوبوں میں جو ہند سے حبش تک شامل ہے۔ بنی اسرائیل پراگندہ اور پھیلے ہوئے تھے (صحیفہ آستر ۱/۱، ۳/۸)

حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے۔ اس مرحلہ پر وطن میں رہنا ممکن نہیں تھا۔ کیونکہ آپ کو رومی حکومت کا باغی قرار دیا گیا اور بظاہر پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی گوناگوں حکمتوں اور مخفی در مخفی تدبیروں کی وجہ سے آپ صلیب سے نجات پا گئے۔ صحت مند ہونے پر آپ اپنے مشن اور دعوت کی تکمیل کے لئے نقل مکانی کر گئے اور بنی اسرائیل کے منتشر اسباط کے پاس پہنچے جہاں بھی گئے۔ ایک طائفہ نے انکار کر دیا، ایک نے مان لیا۔ ماننے والوں نے نزول رحمت و برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔ بالآخر وہ منکرین پر غالب آ گئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو آنے والے عظیم الشان پیغمبر کی خوشخبری سنائی اور اس کے دین کی قبولیت کے لئے تیار کیا۔ نتیجہ دنیا کے سامنے ہے۔

"بلاد شرقیہ میں بسنے والے
اسباط بنی اسرائیل اسلام میں
اس طرح جذب ہو گئے جس
طرح ندی نالے دریا میں گر
سمندر میں گم ہو جاتے اور
اپنی پہچان تک بھول جاتے
ہیں۔"

اس حقیقت عظمیٰ کا اظہار حضرت امام جماعت احمدیہ نے لندن کی بین الاقوامی کانفرنس میں کیا ہے اور اس کے بعد مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ میں تفصیل بیان فرمائی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا یہ وہ تابناک رخ ہے جو کہ دنیا کی نظروں سے اوجھل رہا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے زندہ اور لافانی علم کلام میں اسے پیش کیا اور آپ کے خلفاء نے اسے اجاگر کیا اور اسلام کا "جامع مسیح" پیدا ہے پیش کر دیا۔ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت سے نصیبین سے لے کر کشمیر تک کے بنی اسرائیل مستفیض ہوئے۔ جنہیں بعد میں دوسرے مذاہب میں جذب ہو کر اپنی پہچان تک بھول گئے۔ بالآخر اسلام کی آغوش میں آ کر منزل مراد کو پا گئے۔

مجھے اب یہ بتانا ہے کہ آنے والے مسیحا کے مشن کا یہ تابناک پہلو نہ صرف انبیائے بنی اسرائیل نے بیان کیا ہے بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعوت میں اس وسعت پذیر عنصر کو پیش کیا۔

حواریوں اور تابعین نے بھی اسے اجاگر کیا

(۱)

یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں بشارت دی گئی کہ خدا تعالیٰ کا ایک عبد منتخب پیدا ہوگا وہ ان بنی اسرائیل تک پہنچے گا جو کہ قوم سے کٹ کر "محفوظ" ہو گئے۔ وہ ان "محفوظ شدہ" قبائل کو دین خدا میں واپس لائیگا زمین کے کناروں تک بشارت کرے گا اور بنی اسرائیل کو مجتمع کرے گا۔ ہاں وہ غیر قوموں میں (آنے والے) نور کی بشارت لے کر جائیگا۔ بالآخر بنی اسرائیل کو ایک چشموں والی سرزمین میں بحال اور آباد کرے گا اس انقلاب کے نتیجہ میں بادشاہ اور شہزادے ان کے چاکر ہوں گے اور ساری اونچی اونچی جگہیں ان کی چراگاہیں ہونگی خادم خدا کے پاس ہر طرف سے بنی اسرائیل فراہم ہوں گے۔ یہاں تک کہ سینیم یعنی ملک چین (کاشغر) کے بنی اسرائیل بھی آئیں گے۔ (یسعیاہ ۴۹: ۶ تا ۱۳)

(۲)

اس عظیم الشان بشارت کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ فی الوقت وہ اس بھیڑ خانے میں نہیں ہیں بلکہ وطن کے باہر منتشر ہیں میری دعوت کا مقصد یہ ہے کہ وہ ایک گلے کی صورت میں مجتمع ہو جائیں۔ فرمایا:

"مجھے ان کو بھی لانا ضرور
ہے وہ میری آواز سنیں گی
پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی
چرواہا ہوگا۔"
(یوحنا ۱۶)

(۳)

انجیل کے آخری صحیفہ میں یوحنا عارف کے کشوف درج ہیں، مکاشفہ کے باب ہفتم میں جو کشف درج ہے وہ قابل غور ہے اس کا مفہوم اور تعبیر یہ ہے کہ بلاد شرقیہ میں اسباط بنی اسرائیل میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار لوگ خدا تعالیٰ کے ہو گئے یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو گئے ۱۸۲۳ء میں ایک عیسائی عالم نے دس گم شدہ قبائل پر ایک کتاب لکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ بلاد شرقیہ کے جو گمشدہ قبائل قرن اول کے آخر تک دین عیسوی میں داخل ہوئے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تعداد دراصل ان کی ہے۔

(نسطوری گم شدہ اسباط)

کشف کا مفہوم یہ ہے کہ ایمان لانے والے بنی اسرائیل اس ہجوم بیکراں میں شامل ہو جائیں گے جو خدائے ذوالعرش کے سامنے پیش ہوگا۔ ایک تخت نشین اس کے چار رفقا اور بہت سے صلحاء کا وہ دور ہوگا لکھا ہے:

"اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ
اپنا خیمہ ان کے اوپر تانے
اس کے بعد نہ کبھی ان کو بھوک
لگے گی اور نہ پیاس اور نہ کبھی ان
کو دھوپ ستائے گی اور نہ گرمی
.... کیونکہ جو برہ تخت کے
بیچ میں ہے وہ ان کی نگہبانی
کرے گا۔ اور وہ انہیں آب
حیات کے چشموں کے پاس لے
جائے گا اور خدا ان کی آنکھوں
کے سب آنسو پونچھ دے گا۔"
(مکاشفہ ۷: ۱۵-۱۷)

اس حوالہ میں تخت پر بیٹھنے والے سے مراد خدائے ذوالعرش کا وہ فرستادہ ہے جو کہ نبیؐ موعود ہیں کہ جن کا ظہور ہونے والا تھا اور برہ سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو ایک ایسی جگہ لے جانا تھا جو کہ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ کی مصداق ہے اور اس کے بعد ان بنی اسرائیل کو نبیؐ موعود کے دامن سے وابستہ کرنا تھا۔ اس کشف کی یہ تعبیر بڑی لطیف اور قابل غور ہے۔

(۴)

آثار سے تابعین کا ایک صحیفہ ملا ہے علماء حیران ہیں کہ اس میں صلیبی موت اور کفارہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس صحیفے کا نام ہے "غیر قوموں میں خداوند کی تعلیم بارہ حواریوں کی وساطت سے" یونانی میں اس کا مختصر نام "دداخی" یعنی تعلیم ہے۔ اس صحیفہ میں قرن اول کے عیسائیوں کی ایک دعا درج ہے جو کہ عشائے ربانی یعنی اجتماعی کھانے کی دعا ہے یہ دعا سب سے پرانی ہے۔ اس دعا کا ماحصل یہ ہے کہ جس طرح غلے کے دانے پہاڑوں پر اُگتے اور کھیتوں میں منتشر ہوتے ہیں پھر وہ مختلف مراحل سے گزر کر روٹی کی شکل میں مجتمع ہوتے ہیں اسی طرح امت دور دور تک منتشر ہے۔ حضرت مسیح خدا تعالیٰ کے ایک عبد ہیں ان کا مشن یہ ہے کہ دنیا کے کناروں سے منتشر امت کو اکٹھا کیا جائے تاکہ خدا کی بادشاہت میں وہ شامل ہو جائیں۔

اس دعا میں آنے والے کے متعلق حواریوں اور تابعین کا یہ فقرہ درج ہے:—

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اے ہمارے مسیح! جلد آؤ!

آمین!"

آسمانی بادشاہت اس آقائے دوجہاں کے انفاس طیبہ سے وابستہ ہے .....

عالمی شہرت کے ایک عالم مسٹر سکون فیلڈ نے اپنی کتاب میں متذکرہ بالا دعا کا اقتباس دیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ یہ دعا بہت پرانی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس دعا میں حضرت مسیح کی الوہیت کا کوئی ذکر نہیں، صلیبی موت اور کفارے کے عقیدہ کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں ہے۔

(The Pente cost Revolution by Hugh J. Schonefield London - 1974. P. 145, 152, Note IV.)

لندن میں راقم الحروف اور عزیزم مکرم محمد اجمل غوری، جناب سکون فیلڈ کی دعوت پر ان سے ملنے کے لئے گئے۔ انھوں نے بتایا کہ یہ دعا یونانی میں ملی ہے لیکن اس دعا میں امت کو مجتمع کرنے کے لئے متبادل عبرانی لفظ "اسف" ہو سکتا ہے۔ یہ وہی مشن ہے جو کہ عبرانی میں "آسف" کے خطاب میں مضمر ہے۔

اب آیئے! قرون وسطیٰ میں مرتب ہونے والے صحیفہ "یوز آسف" کی طرف۔ اس میں لکھا ہے کہ:-

"اہل ہند کے عقیدہ کے مطابق "یوز آسف" اگلے وقتوں کا ایک رسول تھا جو کہ طویل سیاحت کے بعد کشمیر میں آیا۔ اپنی دعوت سے اس خطۂ ارض کو متمتع کیا۔ وہ فوت ہو کر یہیں دفن ہوا۔ وفات کے وقت اس کی وصیت کے الفاظ یہ تھے کہ میں منتشر امت کو مجتمع کرنے کے لئے آیا تھا۔ یہ فریضہ میں نے ادا کر دیا۔ میں نے جس حق (نبی موعود کی معرفت) کو پایا ہے اسے کھو نہ دینا۔"

(صحیفہ یوز آسف نسخہ بمبئی)

تاریخ عالم کے یہ حوالے بتاتے ہیں کہ حضرت مسیح بلاد شرقیہ میں "آسف" بن کر آئے۔ وہ بنی اسرائیل کو اکٹھا کرنے والے تھے۔ یوز آسف سے مراد "یسوع آسف" ہے۔ وہ اس لحاظ سے بھی آسف تھے کہ آپ نے اپنی امت کو دین اسلام میں مجتمع ہونے کے لئے تیار کیا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

"حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں بنی اسرائیل ہندوستان، فارس اور کشمیر کے بلاد میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ کا فرض تھا کہ ان کے پاس پہنچیں اور انہیں رب قدیر کی راہ بتائیں۔ کیونکہ فرض کا ترک کرنا گناہ ہے اور ایسے لوگوں سے اعراض کرنا جو ہدایت کے انتظار میں ہوں اور گم کردہ راہوں سے منہ موڑ لینا بڑا بھاری جرم ہے۔ جس سے انبیائے معصومین کی شان بالاتر ہوتی ہے"

(الہدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ
ترجمہ عربی عبارت ص۱۱۲)

اسی طرح اپنی کتاب "راز حقیقت" میں فرمایا:-

"غرض ہر ایک پہلو سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح کی صلیب سے جان بچائی گئی اور وہ اس ملک ہند میں آئے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے انہیں ملکوں میں آ گئے تھے جو آخر کار مسلمان ہو گئے اور اسلام کے بعد بموجب وعدہ توریت کے ان میں کئی بادشاہ بھی ہوئے اور یہ ایک دلیل صدق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے کیونکہ توریت میں وعدہ تھا کہ بنی اسرائیل نبی موعود کے پیرو ہو کر حکومت اور سلطنت پائیں گے۔"

(حاشیہ ص۱۳-۱۴)

اسی طرح اپنی کتاب "ایام الصلح" میں فرماتے ہیں:-

"یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ہمارے سیدنا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں کیونکہ حضرت موسیٰ نے یہودیوں کو فرعون کے ہاتھ سے نجات دی اور نہ صرف نجات بلکہ ایمان لانے کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ یہودی قوم کو سلطنت اور بادشاہی بھی مل گئی۔ اسی طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں آئے کہ جب یہودی لوگ سخت ذلت میں پڑے ہوئے تھے اور آپ نے جیسا کہ دوسرے ایمان لانے والوں پر آزادی اور نجات کا دروازہ کھولا اور کفار کے ظلم اور تعدی سے چھڑایا اور آخر خلافت اور بادشاہت اور حکومت تک پہنچایا۔ ایسا ہی یہودیوں پر بھی آپ نے آزادی اور نجات کا دروازہ کھولا اور پھر حکومت اور امارت تک پہنچایا۔ یہاں تک کہ چند صدیوں کے بعد ہی وہ روئے زمین کے بادشاہ ہو گئے۔ کیونکہ یہ قوم افغان جن کی اب تک افغانستان میں بادشاہت پائی جاتی ہے یہ لوگ دراصل یہودی ہی ہیں اور برنیر صاحب اپنی کتاب "تاریخ عالمگیر" میں یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ تمام کشمیری بھی دراصل یہودی ہیں اور ان میں بھی ایک بادشاہ گزرا ہے اور افغانوں کی بادشاہت مسلسل کئی صدیوں سے چلی آتی ہے۔"

(ایام الصلح ص۲۳-۶۶)

کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں فرمایا:-

"توریت میں بنی اسرائیل کے لئے وعدہ تھا کہ اگر تم آخری نبی پر ایمان لاؤ گے تو آخری زمانہ میں بہت سی مصیبتوں کے بعد حکومت اور بادشاہت تم کو ملے گی۔ چنانچہ وہ وعدہ اس طور پر پورا ہوا کہ بنی اسرائیل کی دس قوموں نے اسلام اختیار کیا اسی وجہ سے افغانوں میں بڑے بڑے بادشاہ ہوئے نیز کشمیریوں میں بھی۔"

(حاشیہ ص۶۷)

اور آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس انقلاب آفریں خطاب کی ایک جھلک پیش ہے جو کہ "لندن کی عالمی کانفرنس" سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"صلیب سے اتارے جانے اور اپنی صحت یابی کے بعد مسیح علیہ السلام ایک لمبے عرصہ تک اسرائیل کے گم شدہ قبائل کی دعوت و اصلاح میں مصروف رہے۔ یہ قبائل آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تعلیمات کے ذریعہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا علم ہوا اور انہوں نے آپ کو پہچان کر اسلام قبول کیا۔"

حضور نے فرمایا:-

"مسیح علیہ السلام کی بعثت کے دو بڑے مقاصد تھے ایک مقصد یہ تھا کہ آپ اسرائیل کے گھرانے کی گم شدہ بھیڑوں کو دوبارہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر قائم کریں۔ مسیح علیہ السلام نے اپنے اس مشن میں زبردست کامیابی حاصل کی اور یہ ان دس قبائل کی خوش قسمتی تھی کہ وہ مسیح کی نبوت پر ایمان لائے اور توحید باری تعالیٰ کا اقرار کیا .... مسیح کے سپرد یہ کام کیا گیا کہ وہ بنی اسرائیل کے ذہنوں کو اس نبی کی قبولیت کے لئے تیار کریں جس نے آخر میں اور کامل شریعت لانا تھی اور جس کا آنا خدا کا آنا تھا۔"

حضور نے فرمایا:-

"تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اسرائیل کے گم شدہ قبائل نے مسیح کو قبول کیا اور اسی طرح ان میں سے تقریباً سب نے جو ان ممالک میں آباد تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا ..... اور اسی طرح مسیح اپنی بعثت کے اس مقصد کے حصول میں بھی کامیاب ہوا۔"

(ضمیمہ خالد جون ۱۹۷۸ء ص۲۹-۳۰)

○

درخواست ہائے دعا

عاجز ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے نیز میری بچی بخار اور درد دل کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامل و عاجل صحت فرمائے اور ہماری پریشانیاں دور فرمائے

(عبد الرحمان احمدی دارو مدہ
مکان ۱۸۸ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

(۲) مکرم فیاض محمد خان صاحب کربانی ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ان دنوں بہت کمزور ہیں نیز ان کی اہلیہ بھی بیمار رہتی ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید حسن طاہر بخاری۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

ماہ نومبر ۱۹۷۷ء

(۲)

۹۷- سیکرٹری مال صاحب دارالصدر جنوبی	ربوہ	۱۰-۰۰
۹۸- والدہ صاحبہ محمد انور صاحب دارالرحمت وسطی	"	۵۰-۰۰
۹۹- شیخ محمد رفیق صاحب	اوکاڑہ	۴-۰۰
۱۰۰- اہلیہ صاحبہ شیخ فضل محمد صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۰۱- شیخ فاضل محمود صاحب	"	۳۰-۰۰
۱۰۲- شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان	"	۱۰-۰۰
۱۰۳- منصور عالم صاحب	اسلام آباد	۱۰۰-۰۰
۱۰۴- رفیق احمد صالح صاحب	"	۲۵-۰۰
۱۰۵- حمیدہ علی صاحب ظفر جرمنی		۸۰۰-۰۰
۱۰۶- چوہدری عبدالستار صاحب بستی بابا اللہ بخش		۴۹-۰۰
۱۰۷- کرنل جی ایم اقبال صاحب	گلبرگ لاہور	۱۰۰-۰۰
۱۰۸- ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب از اہلیہ خود	کراچی	۱۰۰-۰۰
۱۰۹- ملک عبدالرب صاحب	ربوہ	۱۰-۰۰
۱۱۰- عتیقہ تسنیم اختر صاحبہ	سیالکوٹ	۱۰-۰۰
۱۱۱- چوہدری محمد طفیل صاحب	دوملم کاہلوں	۱۰-۰۰
۱۱۲- حامد علی خان صاحب	روہڑی سیمنٹ ورکس	۱۵۰-۰۰
۱۱۳- محمود عالم صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۱۴- چوہدری صالح محمد صاحب	گوجرانوالہ	۱۰-۰۰
۱۱۵- محمد جمیل صاحب قریشی	سکیکی منڈی	۱۰-۰۰
۱۱۶- مسز فراست فاروق صاحبہ	کوئٹہ	۵۰-۰۰
۱۱۷- نصیرہ منیر بیگم شیخ منیر احمد صاحب سکھری	"	۵۰-۰۰
۱۱۸- عبدالرحمن خان صاحب ایجنٹ	"	۱۰-۰۰
۱۱۹- اسداللہ ابن چوہدری لعل خان صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۲۰- ڈاکٹر خان صاحب محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم	"	۱۰-۰۰
۱۲۱- میاں محمد اکرم صاحب صدر جماعت احمدیہ سمندری ضلع جھنگ		۶-۰۰
۱۲۲- ڈاکٹر ساجدہ صاحبہ	ملتان	۵۰-۰۰
۱۲۳- صوفی بشارت الرحمن صاحب ربوہ		۱۰-۰۰
۱۲۴- چوہدری خان بہادر صاحب سمبڑیال		۴۰-۰۰
۱۲۵- " منصور احمد صاحب کنٹریکٹر گھٹیالیاں		۱۰۰-۰۰
۱۲۶- بچگان ڈاکٹر اقبال احمد صاحب ٹو میلاڈیم کالونی		۱۰-۰۰
۱۲۷- مستری بشیر احمد صاحب	سکرنڈ	۵۰-۰۰
۱۲۸- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ سکھر		۱۳۷-۵۰
۱۲۹- سعید احمد صاحب بدر دارالصدر غربی ربوہ		۱۲-۰۰
۱۳۰- صدر صاحب محلہ دارالیمن	"	۲۱-۰۰
۱۳۱- ملک سلطان رشید خان صاحب کوٹ فتح خاں		۱۰-۰۰
۱۳۲- لیفٹیننٹ کرنل ملک اعجاز احمد صاحب ربانی گجرات		۵۲۵-۰۰
۱۳۳- فقیر محمد صاحب سٹور آفیسر گلگت		۱۰-۰۰
۱۳۴- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ جہلم		۳۰-۰۰
۱۳۵- صادقہ وسیم صاحبہ دارالصدر غربی	ربوہ	۱۰-۰۰
۱۳۶- اصغری بیگم صاحبہ والدہ راجہ محمد یعقوب صاحب	"	۲۰-۰۰
۱۳۷- شیخ انوار رسول صاحب	کراچی	۲۸-۰۰
۱۳۸- بدرالنساء خانم صاحبہ	"	۲۲-۰۰
۱۳۹- ڈاکٹر ملک عبدالغنی صاحب	"	۲۰-۰۰
۱۴۰- حبیبہ قدسیہ صاحبہ	"	۱۰-۰۰
۱۴۱- چوہدری شفیق احمد صاحب	"	۲۰-۰۰
۱۴۲- عبدالرحمن سلیم صاحب	"	۱۰۰-۰۰

دعائے مغفرت

۱- میری ہمشیرہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد سلیم احمد صاحب زرعی تحقیقاتی ادارہ بہاولپور کا مورخہ ۹ اگست ۱۹۷۸ء بروز بدھ بوقت تین بجے شب کراچی میں انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ مورخہ ۱۰/۸ کو جناب ایکسپریس کے ذریعہ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکیاں اور تین لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(سلیم احمد خلیل ابن مکرم چوہدری حکیم سردار محمد صاحب مرحوم رشیدیہ دواخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ)

۲- میرے تایا زاد بھائی مکرم سید خادم حسین صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مختصر بیماری کے بعد ۱۱ اگست کو بعمر تقریباً ۷۶ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کا جنازہ ۱۲ اگست کی صبح کو میرے چچا زاد بھائی سید غلام احمد صاحب شاہد وغیرہ ربوہ لائے۔ مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب نے بعد نماز فجر نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کرائی۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دعا فرمائیں۔

(سید احمد علی سیالکوٹی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

درخواستِ دُعا

میرا بھانجا فرحت حیات عرصہ سے بعارضہ کھانسی بیمار ہے۔ احباب جماعت سے صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواستِ دعا ہے۔

(ممتاز احمد ورک۔ قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

۱۴۳- منیر احمد خان صاحب	کراچی	۴۴-۰۰
۱۴۴- زبیدہ بیگم صاحبہ	"	۲۰-۰۰
۱۴۵- ابرار احمد صاحب	"	۲۰-۰۰
۱۴۶- مبارکہ ابرار احمد صاحبہ	"	۱۰-۰۰
۱۴۷- محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی	"	۱۱-۰۰
۱۴۸- زکیہ خاتون صاحبہ	"	۴۲-۰۰
۱۴۹- طیبہ مبارکہ صاحبہ	"	۱۶-۰۰
۱۵۰- صفیہ روحی بیگم صاحبہ	"	۵۰-۰۰
۱۵۱- شیخ طاہر احمد صاحب	"	۱۵-۰۰
۱۵۲- چوہدری منیر نواز صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۱۵۳- منشی عبدالباری نعیم صاحب	"	۵۰-۰۰
۱۵۴- لجنہ اماء اللہ حلقہ دستگیر	"	۱۵۰-۰۰
۱۵۵- سید شرافت حسین صاحب	"	۲۵-۰۰
۱۵۶- ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	"	۲۰-۰۰
۱۵۷- ایس ایم جلیل صاحب	"	۱۵-۰۰
۱۵۸- حبیب اللہ بٹ صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۵۹- ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	۷۵-۰۰
۱۶۰- سیٹھ منیر احمد صاحب	"	۱۰-۰۰
۱۶۱- ملک خداداد صاحب	"	۱۵-۰۰
۱۶۲- ڈاکٹر ملک خداداد خان صاحب	"	۱۰-۰۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراء اضلاع، صدر صاحبان، مربیان و معلمین سلسلہ توجہ فرمائیں

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۹ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں ہوگا۔

میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے کے امتحانات ختم ہو چکے ہیں اور میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہِ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے احمدی نوجوانوں کو وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے آمین

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے اور عمر کے لئے ۱۷ سال کی حد مقرر ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں لیکن میٹرک تھرڈ ڈویژن اور ۱۷ سال سے زائد عمر کے امیدوار کی دیگر صلاحیتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اُن کے داخلہ کی خصوصی اجازت کے لئے حضور کی خدمت میں سفارش کی جا سکتی ہے۔

وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی درخواست آپ کی معرفت آنی چاہیئے اور درخواست میں امیدوار کی عمر، تعلیم، میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق بھی فرمائیں۔

امید ہے آپ اپنی جماعت کے ہونہار، دین کا شوق رکھنے والے اور مخلص نوجوانوں اور اُن کے والدین کو اس کے لئے تحریک فرمائیں گے اور اس بارے میں جو کوشش فرمائیں گے اس سے وکالتِ دیوان کو بھی مطلع فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۷، ۲۸، ۹ اخاء/ اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ ناظمین اعلیٰ/ اضلاع۔ زعماء اعلیٰ/ زعماء سے گزارش ہے کہ وہ ابھی سے اجتماع کی تیاری شروع کر دیں اور کوشش فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ انصار اس اجتماع میں شمولیت فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ تقریباً چار ماہ سے بیمار ہیں انہیں دل کا دورہ ہو جاتا ہے کافی علاج کے باوجود کوئی آرام نہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ (نسیم احمد بٹ دار الرحمت غربی ربوہ)

۲۔ خاکسار چھ ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہے ویسے صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت کافی بہتر ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الحق ناصر، ناصر ٹیلرز جناح چوک۔ ساہیوال)

۳۔ خاکسار کا بایاں پاؤں پہلے ہی خراب ہے اب اس کے نچلے حصہ میں زخم ہو گیا ہے جس سے چلنا پھرنا بھی مشکل ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۴۔ خاکسار کے بھانجے عزیزم رفیق احمد سول ڈیفنس آفیسر کو بعض پریشانیاں لاحق ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(خاکسار محمد شریف ریٹائرڈ ٹیلیفون سپروائزر
بیت الشریف۔ دار الصدر شمالی۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

یہ ارشادِ الٰہی قرآن مجید میں بار بار آیا ہے تقریباً جہاں بھی نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے ساتھ ہی زکوٰۃ ادا کرنے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ایک غرض یہ بھی بتائی گئی ہے یُحی الدین و یقیم الشریعۃ کہ آپ نئے سرے سے دین کو زندہ کریں گے اور شریعت کو قائم کریں گے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ بیعت کرتے وقت جو یہ عہد کیا ہوا ہے کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اسے اپنے قول اور فعل سے پورا کرے۔

جو لوگ جملہ شرائط کے ساتھ نماز کو قائم کرتے ہیں اور جن پر زکوٰۃ واجب ہے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، حقیقت میں یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے عہدِ بیعت کو اپنے اقوال و افعال سے سچ کر دکھایا ہے اور حقیقت میں یہی سچے مسلمان ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

نتیجہ مرکزی امتحانات اطفال

امسال اطفال کے چاروں امتحانات سے متعلق کُل ۲۸۱۲ پرچے موصول ہوئے۔ بیرونی مجالس سے ۱۶۱۲ اطفال نے شرکت کی اور ربوہ سے ۱۲۰۰ اطفال نے امتحان دیا نتیجہ حسبِ ذیل ہے:۔

امتحان بدر اطفال

سید اوصاف احمد	گوجرہ	۹۰/۱۰۰	اوّل
بشیر احمد	بدوملہی	۸۴	دوم
مرزا طاہر بیگ	"	۸۲	سوم

امتحان قمر اطفال

سیف اللہ	کوہاٹ	۹۴/۱۰۰	اوّل
سمیع اللہ زاہد	"	۹۱	دوم
مرزا اصغر رجال	عزیز آباد کراچی	۹۰	سوم

امتحان ہلال اطفال

ریاض سحر بلوچ	ڈیرہ غازی خان	۹۷	اوّل
فیاض محمود قمر	"	۹۶	دوم
طارق محمود راشد	"	۹۵	سوم

امتحان ستارہ اطفال

قدیر الاسلام	عزیز آباد کراچی	۹۶	اوّل
شاہد احمد	بھریا روڈ	۹۵	دوم
طارق احمد	"	۹۴	سوم

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خوشخبری ادویاتِ حیوانات
اکسیر گل گھوٹو
فی کورس (۴ پیکٹ) قیمت ۱۲/-
خناق روک
حفظِ ماتقدم فی حیوان (ایک پیکٹ) قیمت ۲/-
درجن یا زیادہ پیکٹوں پر ۲۰ فیصدی کمیشن۔
۲ درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
مکمل فہرست ادویات مفت
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴